دُنیا کی تخلیق

duniyā kī taḳhlīq

Creation

(Urdu—Persian script)

© 2022 Chashma Media.
published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: https://sweetpublishing.com,
R. Gunther (www.lambsongs.co.nz)

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

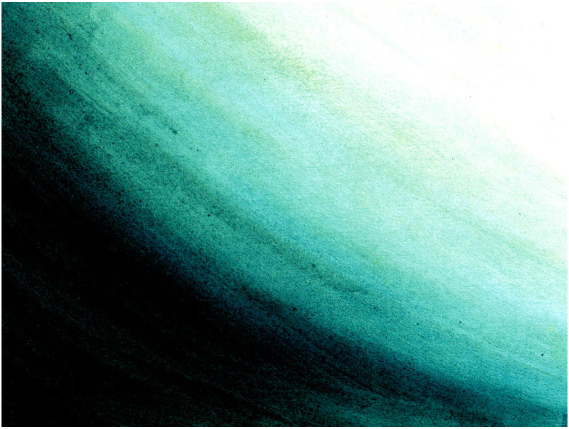

دنیا کی تخلیق کا پہلا دن: روشنی

ابتدا میں اللہ نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ ابھی تک زمین ویران اور خالی تھی۔ وہ گہرے پانی سے ڈھکی ہوئی تھی جس کے اوپر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اللہ کا روح پانی کے اوپر منڈلا رہا تھا۔

پھر اللہ نے کہا، "روشنی ہو جائے" تو روشنی پیدا ہو گئی۔

اللہ نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے، اور اُس نے روشنی کو تاریکی سے الگ کر دیا۔ اللہ نے روشنی کو دن کا نام دیا اور تاریکی کو رات کا۔

شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں پہلا دن گزر گیا۔

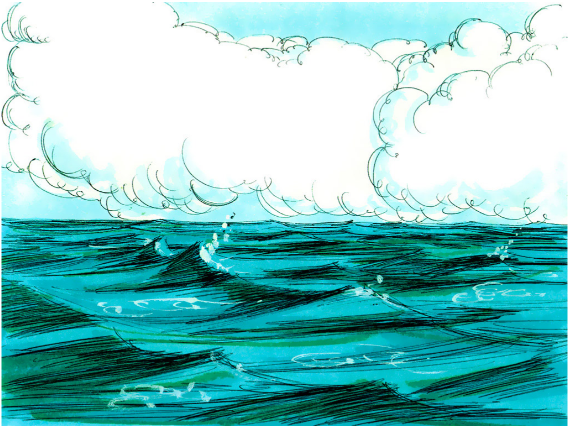

دوسرا دن: آسمان

اللہ نے کہا، "پانی کے درمیان ایک ایسا گنبد پیدا ہو جائے جس سے نچلا پانی اوپر کے پانی سے الگ ہو جائے۔" ایسا ہی ہوا۔ اللہ نے ایک ایسا گنبد بنایا جس سے نچلا پانی اوپر کے پانی سے الگ ہو گیا۔ اللہ نے گنبد کو آسمان کا نام دیا۔

شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں دوسرا دن گزر گیا۔

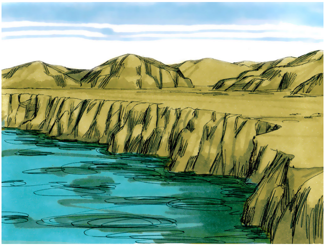

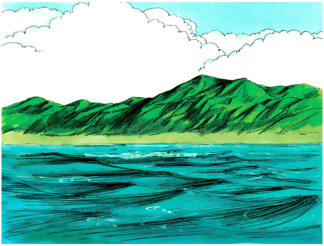

تیسرا دن: خشک زمین اور پودے

اللہ نے کہا، ”جو پانی آسمان کے نیچے ہے وہ ایک جگہ جمع ہو جائے تا کہ دوسری طرف خشک جگہ نظر آئے۔“ ایسا ہی ہوا۔ اللہ نے خشک جگہ کو زمین کا نام دیا اور جمع شدہ پانی کو سمندر کا۔

اور اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

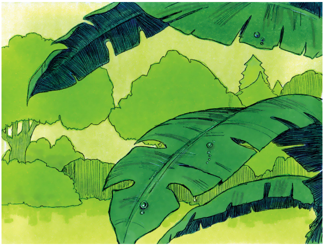

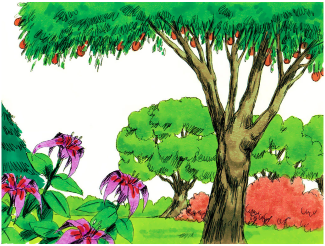

پھر اُس نے کہا، ”زمین ہریاول پیدا کرے، ایسے پودے جو بیج رکھتے ہوں اور ایسے درخت جن کے پھل اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے ہوں۔“ ایسا ہی ہوا۔ زمین نے ہریاول پیدا کی، ایسے پودے جو اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے اور ایسے درخت جن کے پھل اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے تھے۔

اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں تیسرا دن گزر گیا۔

چوتھا دن: سورج، چاند اور ستارے

اللہ نے کہا، ”آسمان پر روشنیاں پیدا ہو جائیں تاکہ دن اور رات میں امتیاز ہو اور اِسی طرح مختلف موسموں، دنوں اور سالوں میں بھی۔ آسمان کی یہ روشنیاں دنیا کو روشن کریں۔“ ایسا ہی ہوا۔ اللہ نے دو بڑی روشنیاں بنائیں، سورج جو بڑا تھا دن پر حکومت کرنے کو اور چاند جو چھوٹا تھا رات پر۔ اِن کے علاوہ اُس نے ستاروں کو بھی بنایا۔ اُس

نے اُنہیں آسمان پر رکھا تاکہ وہ دنیا کو روشن کریں، دن اور رات پر حکومت کریں اور روشنی اور تاریکی میں امتیاز پیدا کریں۔

اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں چوتھا دن گزر گیا۔

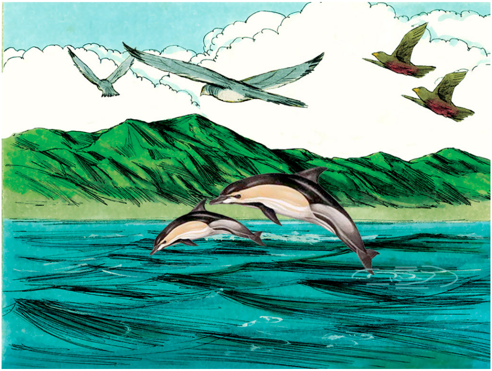

پانچواں دن: پانی اور ہوا کے جاندار

اللہ نے کہا، "پانی آبی جانداروں سے بھر جائے اور فضا میں پرندے اُڑتے پھریں۔" اللہ نے بڑے بڑے سمندری جانور بنائے، پانی کی تمام دیگر مخلوقات اور ہر قسم کے پَر رکھنے والے جاندار بھی بنائے۔

اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

اُس نے اُنہیں برکت دی اور کہا، "پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔سمندرتم سے بھر جائے۔ اِسی طرح پرندے زمین پر تعداد میں بڑھ جائیں۔"

شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں پانچواں دن گزر گیا۔

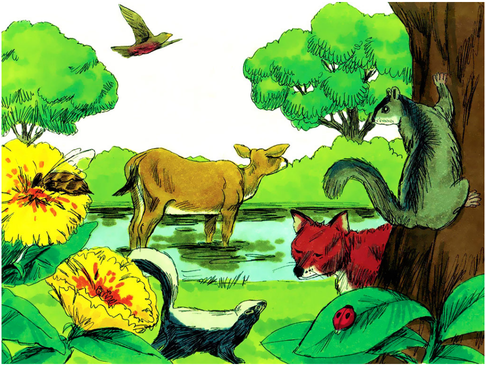

چھٹا دن: زمین پر چلنے والے جانور اور انسان

اللہ نے کہا، "زمین ہرقسم کے جاندار پیدا کرے: مویشی، رینگنے والے اورجنگلی جانور۔" ایسا ہی ہوا۔

اللہ نے ہر قسم کے مویشی، رینگنے والے اور جنگلی جانور بنائے۔
اُس نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔

سوال

- اللہ نے دنیا کو پہاڑوں، بادلوں، پودوں اور جانداروں سمیت کس کے وسیلے سے بنایا؟

◄ اُس نے سب کچھ اپنے کلام کے وسیلے سے خلق کیا۔ اُس نے فرمایا کہ وہ پیدا ہو جائے، اور وہ یک دم پیدا ہوا۔ جہاں کچھ نہیں تھا وہاں وہ اپنے کلام سے سب کچھ وجود میں لایا۔

یوں حضرت داؤد بادشاہ زبور میں فرماتا ہے،

> زمین اور جو کچھ اُس پر ہے رب کا ہے، دنیا اور اُس کے باشندے اُسی کے ہیں۔ کیونکہ اُس نے زمین کی بنیاد سمندروں پر رکھی اور اُسے دریاؤں پر قائم کیا۔ (زبور 24:1-2)
>
> اُس نے فرمایا تو فوراً وجود میں آیا، اُس نے حکم دیا تو اُسی وقت قائم ہوا۔ (زبور 33:9)

- جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بنایا، وہ کیسا تھا؟

◄ وہ بہت اچھا، نہایت عمدہ اور شاندار تھا۔ خدا نے سب کچھ اچھا اور خوب صورت بنایا۔ اگر دھیان دیا جائے تو اِتنے بے شمار قسم کے جاندار اور پودے اِس دنیا میں ہوتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ سب سے چھوٹا پھول رنگا رنگ اور سندر ہوتا ہے، سب سے چھوٹا پرندہ عجوبہ ہے۔ یہ دیکھ کر انسان ہکہ بکہ رہ کر خالق کی تمجید کرتا ہے۔

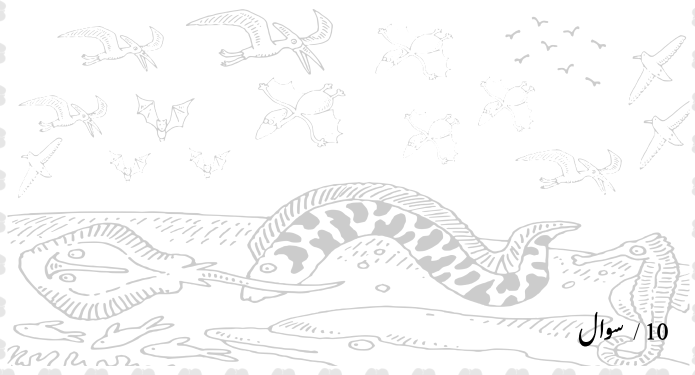

انسان کی تخلیق

اللہ نے کہا، "آؤ اب ہم انسان کو اپنی صورت پر بنائیں، وہ ہم سے مشابہت رکھے۔ وہ تمام جانوروں پر حکومت کرے، سمندر کی مچھلیوں پر، ہَوا کے پرندوں پر، مویشیوں پر، جنگلی جانوروں پر اور زمین پر کے تمام رینگنے والے جانداروں پر۔"

پھر رب خدا نے زمین سے مٹی لے کر انسان کو تشکیل دیا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو وہ جیتی جان ہوا۔

آدم اور حوا باغِ عدن میں

ربّ خدا نے مشرق میں ملکِ عدن میں ایک باغ لگایا۔ اُس میں اُس نے اُس آدمی کو رکھا جسے اُس نے بنایا تھا۔ ربّ خدا کے حکم پر زمین میں سے طرح طرح کے درخت پھوٹ نکلے، ایسے درخت جو دیکھنے میں دل کش اور کھانے کے لئے اچھے تھے۔ باغ کے بیچ میں دو درخت تھے۔ ایک کا پھل زندگی بخشتا تھا جبکہ دوسرے کا پھل اچھے اور بُرے کی پہچان دلاتا تھا۔ عدن میں سے ایک دریا نکل کر باغ کی آب پاشی کرتا تھا۔

ربّ خدا نے پہلے آدمی کو باغِ عدن میں رکھا تاکہ وہ اُس کی باغ بانی اور حفاظت کرے۔

ربّ خدا نے کہا، ”اچھا نہیں کہ آدمی اکیلا رہے۔ مَیں اُس کے لئے ایک مناسب مددگار بناتا ہوں۔“

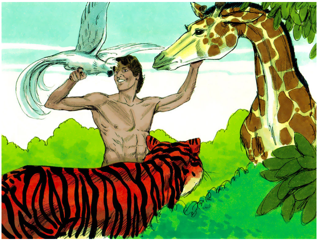

رب خدا نے مٹی سے زمین پر چلنے پھرنے والے جانور اور ہَوا کے پرندے بنائے تھے۔ اب وہ اُنہیں آدمی کے پاس لے آیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اُن کے کیا کیا نام رکھے گا۔ یوں ہر جانور کو آدم کی طرف سے نام مل گیا۔ آدمی نے تمام مویشیوں، پرندوں اور زمین پر پھرنے والے جانداروں کے نام رکھے۔

لیکن اُسے اپنے لئے کوئی مناسب مددگار نہ ملا۔ تب رب خدا نے اُسے سُلا دیا۔ جب وہ گہری نیند سو رہا تھا تو اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک نکال کر اُس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ پسلی سے اُس نے عورت بنائی اور اُسے آدمی کے پاس لے آیا۔

اُسے دیکھ کر وہ پکار اُٹھا، ”واہ! یہ تو مجھ جیسی ہی ہے، میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اِس کا نام ناری رکھا جائے کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ہے۔“

آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا یعنی زندگی رکھا، کیونکہ بعد میں وہ تمام زندوں کی ماں بن گئی۔ اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے، اور وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔ دونوں، آدمی اور عورت ننگے تھے، لیکن یہ اُن کے لئے شرم کا باعث نہیں تھا۔

لیکن رب خدا نے اُسے آگاہ کیا، "تجھے ہر درخت کا پھل کھانے کی اجازت ہے۔ لیکن جس درخت کا پھل اچھے اور بُرے کی پہچان دلاتا ہے اُس کا پھل کھانا منع ہے۔ اگر اُسے کھائے تو یقیناً مرے گا۔"

یوں اللّٰہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا، اللّٰہ کی صورت پر۔ اُس نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا۔ **اللّٰہ نے اُنہیں برکت دی** اور کہا، "پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا تم سے بھر جائے اور تم اُس پر اختیار رکھو۔ سمندر کی مچھلیوں، ہَوا کے پرندوں اور زمین پر کے تمام رینگنے والے جانداروں پر حکومت کرو۔"

اللّٰہ نے سب پر نظر کی تو دیکھا کہ وہ بہت اچھا بن گیا ہے۔

شام ہوئی، پھر صبح۔ چھٹا دن گزر گیا۔

ساتواں دن: آرام

یوں آسمان و زمین اور اُن کی تمام چیزوں کی تخلیق مکمل ہوئی۔ ساتویں دن اللّٰہ کا سارا کام تکمیل کو پہنچا۔ اِس سے فارغ ہو کر اُس نے آرام کیا۔ اللّٰہ نے ساتویں دن کو برکت دی اور اُسے مخصوص و مُقدّس کیا۔ کیونکہ اُس دن اُس نے اپنے تمام تخلیقی کام سے فارغ ہو کر آرام کیا۔

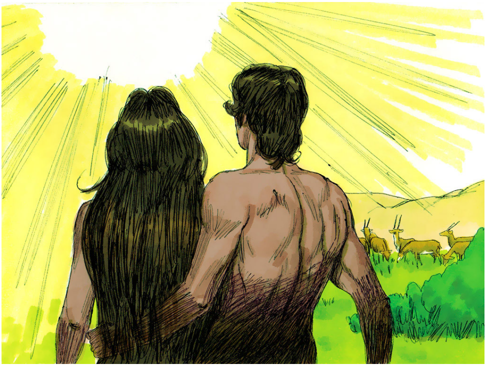

یہ آسمان و زمین کی تخلیق کا بیان ہے۔

سوال

- آخر میں جب تمام جاندار اور پودے پیدا ہو چکے تھے تو خدا نے انسان کو بنایا۔ اُس نے اُسے مرد اور عورت کی صورت میں بنایا۔ یہ اُس کی مرضی بلکہ گہری خواہش تھی کہ ہم وجود میں آئیں۔ رب خدا نے زمین سے مٹی لے کر انسان کو تشکیل دیا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو وہ جیتی جان ہوا۔ خدا کے دم یعنی روح سے انسان جینے لگا۔ اُس نے ہمیں کس صورت پر بنایا؟

◄ اپنی صورت پر۔ اِس سے ہم انسانوں کو اللّٰہ کی طرف سے خاص عزت حاصل ہوئی ہے۔ یوں زبور میں لکھا ہے،

> تو انسان کون ہے کہ تُو اُسے یاد کرے یا آدم زاد کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟ تُو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہی کم بنایا، تُو نے اُسے جلال اور عزت کا تاج پہنایا۔ تُو نے اُسے اپنے ہاتھوں کے کاموں پر مقرر کیا، سب کچھ اُس کے پاؤں کے نیچے کر دیا۔ (زبور 8:4-6)

اِس زبور سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ایک انسان اہم ہے، وہ ہر ایک کی قدر اور فکر کرتا ہے۔ ایک اَور زبور میں لکھا ہے،

> اے رب، انسان کون ہے کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟ آدم زاد کون ہے کہ تُو اُس کا لحاظ کرے؟ (زبور 3:144)

اِس بڑی عزت کے باعث خدا کی تمجید ہو۔

> اے رب ہمارے آقا، پوری دنیا میں تیرا نام کتنا شاندار ہے!
>
> (زبور 8:9)

- خدا نے انسان کے لئے ایک اعلیٰ قسم کا باغ لگایا تاکہ اُس کی حفاظت کی جائے اور اُس کی ضروریات بھی پوری ہو جائیں۔ اِس باغ کی ایک بات بہت خاص تھی۔ وہ کیا؟
  - ◄ وہاں حضرت آدم اور حوا کا خدا کے ساتھ سیدھا اور براہِ راست رابطہ تھا۔ وہاں اُنہیں نہ صرف ہر ضروری چیز مہیا تھی بلکہ وہ براہِ راست خدا کے ساتھ باتیں کر سکتے تھے۔

- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کچھ ذمے داریاں بھی سونپیں۔ وہ کیا تھیں؟

◄ آدم کو زمین کی باغ بانی اور حفاظت کرنی ہے۔ ساتھ ساتھ اُنہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ تمام جانداروں کو نام دیں۔

- اِس میں حضرت آدم کیا کردار رکھتے ہیں؟

◄ وہ زمین پر اللہ کے نمائندہ ہیں۔ خدا کے نزدیک ہم اُس کے نمائندے ہونے کے قابل ہیں۔جس طرح آدم کو یہ ذمے داری پوری کرنے کے لئے آزادی دی گئی اُسی طرح وہ ہمیں بھی آزادی بخشتا ہے۔ یوں زبور میں لکھا ہے،

> تُو نے اُسے اپنے ہاتھوں کے کاموں پر مقرر کیا، سب کچھ اُس کے پاؤں کے نیچے کر دیا، خواہ بھیڑبکریاں ہوں خواہ گائے بَیل، جنگلی جانور، پرندے، مچھلیاں یا سمندری راہوں پر چلنے والے باقی تمام جانور۔ (زبور 8:6-8)

پھر بھی جو کچھ آدم کرتے ہیں اُس میں وہ اللہ کے سامنے ذمے دار ٹھہرتے ہیں۔ اِس لئے خدا نے اُنہیں آزمانے کے لئے ایک خاص چیز باغ میں لگائی۔ وہ کیا تھی؟

► ایک خاص درخت جس کا پھل کھانا منع تھا: وہ درخت جس کا پھل اچھے اور بُرے کی پہچان دلاتا ہے۔

- خدا حضرت آدم اور حوا کو برکت دیتا ہے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟

► اللہ کی مرضی ہے کہ انسان خوش حال رہے، کہ اُس کی تمام ضروریات پوری کی جائیں۔ لیکن اِس سے بڑھ کر وہ چاہتا ہے کہ انسان کا خالق کے ساتھ اچھا رشتہ ہو۔ شروع ہی سے وہ چاہتا ہے کہ انسان اُس سے رفاقت رکھے۔ باغِ عدن میں حضرت آدم اور حوا کی اللہ تعالیٰ کے ساتھ رفاقت اچھا اور گہرا تھا۔

آج بھی حقیقی خوش حالی اِسی میں ہوتی ہے کہ ہم خدا سے اچھی رفاقت رکھیں، کہ کوئی گناہ اِس میں مداخلت نہ کرے۔ تخلیق

کے وقت سب کچھ اچھا اور کامل تھا۔ ہرطرح سے سلامتی تھی، اور انسان خدا کی قربت میں رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آج بھی چاہتا ہے کہ ہم اُس کی قربت حاصل کریں، کہ ہمارا اُس کے ساتھ رشتہ بحال ہو۔ وہ ہماری رکھ والی کرنا، ہماری ضروریات پوری کرنا چاہتا ہے—اِس دنیا میں ہوتے وقت بھی اور موت کے بعد بھی۔

- ساتویں دن اللہ نے آرام کیا۔ کیا وہ تھک گیا تھا؟ کیا وہ تھکا ہارا تھا؟
  - ◄ ہرگز ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ خدا نے دیکھا کہ ہر چیز نہایت عمدہ اور افضل ہے۔کسی اَور چیز کی ضرورت نہیں ہے جسے خلق کرنا ہے۔
- کیا دنیا آج تک بھی اِسی طرح اچھی ہے؟ کیا آج تک ہمارا خدا کے ساتھ ایسا قریبی رشتہ ہے، ایسی گہری رفاقت ہے؟ کیا ہم اور پوری دنیا آج تک مکمل طور پر اچھے ہیں؟

◄ بے شک ایسا نہیں ہے۔ بہت ساری چیزیں کم زور اور ناقص نظر آتی ہیں۔ اچھے اور بُرے لوگوں دونوں سے بُری حرکتیں ہوتی رہتی ہیں۔

یہ کس طرح ہوا؟
کیا اللہ تعالیٰ یا اُس کی مرضی بدل گئی؟
یا کیا ہم انسان بدل گئے؟